Globethics Repository

Jala al-Sudur fi Ziyarat al-Qubur

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-15 14:14:55
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/187755

سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

جَلاءُ الصُّدُور
فِي
زِيَارَةِ الْقُبُور

(فضیلتِ زیارتِ قبور)

شيخ الإسلام الدكتور محمد طاهر القادري

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اَربعینات | چالیس اَحادیثِ مبارکہ

جَلاءُ الصُّدُوْر

فِي

زِيَارَةِ الْقُبُوْر

gJ <gcẗ ِ ¤

تأليف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون :3516 8514، 111-140-140(42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	جَـلَاءُ الصُّدُوْر فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْر ﴿فضیلتِ زیارتِ قبور﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ ترجمہ وتخریج	:	اَجمل علی مجدّدی
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اگست 2011ء
تعداد	:	1,200
قیمت	:	-/50 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۹۷۰-۲۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۱۶۱۸۰/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

قرآن و حدیث کی تعلیمات کا نچوڑ یہ ہے کہ اصل کامیابی اُخروی ہے۔ انسان مکمل شعور اور احساس کے ساتھ ایسے اَعمالِ صالحہ انجام دے جس سے رضائے الٰہی نصیب ہو۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا کامل مطیع و متبع ہو اور آپ ﷺ کے عطا کردہ نمونۂ اخلاق کی جھلک اپنے اندر پیدا کرے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے اسلام نے کئی ذرائع اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ خود احتسابی، حسنِ عمل اور تذکیرِ آخرت جیسے اوصاف پیدا کرنے کا ایک آزمودہ اور مؤثر ذریعہ موت اور آخرت کے احوال و آثار کا مشاہدہ اور ذہنی استحضار ہے۔

آخرت کی یاد سے دنیوی زندگی کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا احساس ہوتا ہے اور آخرت کی حقیقی زندگی کے لئے حسنِ عمل کا جذبہ اور رغبت پیدا ہوتی ہے۔ یادِ آخرت کا ایک اہم ذریعہ **زیارتِ قبور** ہے۔ شہرِ خاموشاں میں جا کر ہی بدرجۂ اتم یہ احساس ہوتا ہے کہ موت کتنی بڑی حقیقت ہے جس کا مزہ ہر شخص چکھے گا۔ ابتدائے آفرینش سے آج تک یہ سلسلہ جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔ جلیل القدر انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے اور باری باری موت کا مزہ چکھتے رہے۔ اسی طرح بزعمِ خویش خدائی کا دعویٰ کرنے والے بھی آئے، دارا و سکندر جیسے بادشاہ بھی گزرے لیکن موت کی آہنی گرفت سے کوئی نہ بچ سکا۔ اگر اتنے نامور لوگوں کو بھی موت نے نہ چھوڑا تو عامۃ

الناس اس کے تصرف سے کیسے بچ سکتے ہیں۔

زہد و ورع اور تذکیرِ آخرت کے لیے زیارتِ قبور ایک بہترین عمل ہے۔ بعض لوگ عام مسلمانوں کو زیارتِ قبور سے منع کرتے ہیں اور وہاں فاتحہ کے لیے جانے والوں پر شرک اور قبر پرستی کا الزام لگا کر انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں، لیکن یہ ایک انتہائی مؤقف ہے۔ قرآن و حدیث میں اس شدت پسندی کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ صحیح احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ خود قبورِ شہداء پر تشریف لے جاتے تھے، آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم أجمعین کا بھی یہی معمول تھا۔ لہٰذا یہ عمل شرک ہے نہ منافیِ توحید۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّ ظلّہ العالی کی زیرِ نظر 'اَربعین' میں زیارتِ قبور پر مستند ذخیرۂ حدیث سے اَحادیث مبارکہ اور اَقوالِ ائمہ مع اُردو ترجمہ و کامل تحقیق و تخریج جمع کیے گئے ہیں تاکہ یہ مسئلہ مکمل طور پر واضح ہو جائے اور اِس کے بارے میں پیدا ہونے والے شبہات کا اِزالہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اِس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

(آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(اَجمل علی مجددی)

رِیسرچ اسکالر، فرید ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰـبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ○ (آل عمران، ۳:۱۴۵)

’’اور کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مر سکتا (اس کا) وقت لکھا ہوا ہے، اور جو شخص دنیا کا انعام چاہتا ہے ہم اسے اس میں سے دے دیتے ہیں، اور جو آخرت کا انعام چاہتا ہے ہم اسے اس میں سے دے دیتے ہیں، اور ہم عنقریب شکر گزاروں کو (خوب) صلہ دیں گے○‘‘

۲. فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِىْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ○ (الروم، ۳۰: ۱۵)

’’پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے تو وہ باغاتِ جنت میں خوشحال و مسرور کر دیے جائیں گے○‘‘

۳. وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ

اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَo (التوبه، ۹: ۸۴)

’’اور آپ کبھی بھی ان (منافقوں) میں سے جو کوئی مر جائے اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی آپ اس کی قبر پر کھڑے ہوں (کیوں کہ آپ کا کسی جگہ قدم رکھنا بھی رحمت و برکت کا باعث ہوتا ہے اور یہ آپ کی رحمت و برکت کے حقدار نہیں ہیں)۔ بے شک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمان ہونے کی حالت میں ہی مر گئےo‘‘

۴. وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَo (الحج، ۲۲: ۵۸)

’’اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں (وطن سے) ہجرت کی پھر قتل کر دیے گئے یا (راہِ حق کی مصیبتیں جھیلتے جھیلتے) مر گئے تو اللہ انہیں ضرور رزقِ حسن (یعنی اُخروی عطاؤں) کی روزی بخشے گا، اور بے شک اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہےo‘‘

۵. تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ o

(الشوری، ۴۲: ۲۲)

’’آپ ظالموں کو اُن (اعمال) سے ڈرنے والا دیکھیں گے جو انہوں نے کما رکھے ہیں اور وہ (عذاب) اُن پر واقع ہو کر رہے گا، اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے وہ بہشت کے چَمنوں میں ہوں گے، اُن کے لیے اُن کے رب کے پاس وہ (تمام نعمتیں) ہوں گی جِن کی وہ خواہش کریں گے، یہی تو بہت بڑا فضل ہےo‘‘

٦. وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ط قَالُوْا خَيْرًا ط لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ط وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ط وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَo (النحل، ١٦: ٣٠)

’’اور پرہیزگار لوگوں سے کہا جائے کہ تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا ہے؟ وہ کہتے ہیں: (دنیا و آخرت کی) بھلائی (اتاری ہے)، ان لوگوں کے لیے جو نیکی کرتے رہے اس دنیا میں (بھی) بھلائی ہے، اور آخرت کا گھر تو ضرور ہی بہتر ہے، اور پرہیزگاروں کا گھر کیا ہی خوب ہے o‘‘

٧. تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ط وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَo (القصص، ٢٨: ٨٣)

’’(یہ) وہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم نے ایسے لوگوں کے لیے بنایا ہے جو نہ (تو) زمین میں سرکشی و تکبر چاہتے ہیں اور نہ فساد انگیزی، اور نیک انجام

پرہیزگاروں کے لیے ہے۔‘‘

۸. وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰـهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ۝ سَلٰـمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۝

(الرعد، ۱۳: ۲۲-۲٤)

’’اور جو لوگ اپنے رب کی رضاجوئی کے لیے صبر کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ (دونوں طرح) خرچ کرتے ہیں اور نیکی کے ذریعہ برائی کو دور کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت کا (حسین) گھر ہے۝ (جہاں) سدا بہار باغات ہیں ان میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کے آبا و اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو بھی نیکوکار ہو گا اور فرشتے ان کے پاس (جنت کے) ہر دروازے سے آئیں گے۝ (انہیں خوش آمدید کہتے اور مبارک باد دیتے ہوئے کہیں گے:) تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کے صلہ میں، پس (اب دیکھو) آخرت کا گھر کیا خوب ہے۝‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. رَوَى أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: نَهَيْنَاكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، وَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا.

رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

''امام اعظم ابو حنیفہ علقمہ بن مرثد سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، لیکن اب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے،

١: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١٩٩/٢، وأبو يوسف في كتاب الآثار، ٢٢٥/١، الرقم: ٩٩٦، ومالك في الموطأ، كتاب الضحايا، باب ادخار لحوم الأضاحي، ٤٨٥/٢، الرقم: ١٠٣١، والشافعي في المسند/٣٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٣٧/٣، الرقم: ١٣٥١٢، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ٨٩/٤، الرقم: ٢٠٣٣ـ

سو (اب) تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو اور بے ہودہ باتیں مت کیا کرو۔‘‘

اِسے امام ابوحنیفہ، مالک، شافعی، اَحمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا، پس اب تم زیارتِ قبور کیا کرو۔‘‘

اسے امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: قَدْ كُنْتُ

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب استئذان النبي صلى الله عليه وآله وسلم ربه عزوجل في زيارة قبر أمه، ۲/۶۷۲، الرقم: ۹۷۷، وأيضًا في كتاب الأضاحي، باب بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي بعد ثلاث في أول الإسلام وبيان نسخه وإباحة إلى متى شاء، ۳/۱۵۶۳، الرقم: ۱۹۷۷، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في زيارة القبور، ۳/۲۱۸، الرقم: ۳۲۳۵، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ۴/۸۹، الرقم: ۲۰۳۲۔

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في —

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ، فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا، بلاشبہ اب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے، پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیوں کہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔''

اِسے امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حدیثِ بریدہ حسن صحیح ہے۔ تمام اہل علم کا اس پر عمل ہے اور وہ زیارتِ قبور میں کچھ حرج نہیں سمجھتے، امام ابن مبارک، امام شافعی، امام اَحمد بن حنبل اور امام اسحٰق رحمهم الله بھی اِسی بات کے قائل ہیں۔

.... الرخصة في زيارة القبور، ۳/ ۳۷۰، الرقم: ۱۰۵٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳/ ۲۹، الرقم: ۱۱۸۰۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸/ ۳۱۱، الرقم: ۱۷۲٦۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ۱۸۹، الرقم: ۵۳۷۷۔

٤. عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهٖ فِي أَلْفِ مُقَنَّعٍ فَلَمْ يُرَ بَاكِيًا أَكْثَرَ مِنْ يَوْمِئِذٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت بریدہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک ہزار مجاہدین کے ساتھ اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی اور اُس روز سے بڑھ کر آپ ﷺ کو روتا ہوا نہیں دیکھا گیا۔‘‘

اِسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٥. عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي كُنْتُ

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الجنائز، ١/٥٣١، الرقم: ١٣٨٩، وأيضًا، ٢/٦٦١، الرقم: ٤١٩٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٥، الرقم: ٩٢٩٠۔

٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب الإذن في ذلك، ٧/٢٣٤، الرقم: ٤٤٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٢١٢، الرقم: ٥٣٩٠، وأبو عوانة في المسند، ٥/٨٤، الرقم: ٧٨٨٢، والحاكم في المستدرك، ١/٥٣٢، الرقم: ١٣٩١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٧٦، الرقم: ٦٩٨٦۔

نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَـلَاثٍ: عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، وَلْتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ عَوَانَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں تین باتوں سے منع کیا تھا۔ اِن میں سے ایک قبروں کی زیارت تھی، لیکن اب قبروں کی زیارت کیا کرو۔ پس یہ زیارت تمہاری (آخرت کی) بھلائی میں اضافہ کر دے گی۔''

اِسے امام نسائی، ابن حبان اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

٦. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَـلَاثٍ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِهِنَّ: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّ فِي

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأشربة، باب في الأوعية، ٣/٣٣٢، الرقم: ٣٦٩٨، والنسائي في السنن، كتاب الأشربة، باب الإذن في شيء منها، ٧/٢٣٤، الرقم: ٤٤٣٠، و البيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٩٢۔

زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ أَنْ تَشْرَبُوْا إِلَّا فِي ظُرُوْفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوْهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوْا وَاسْتَمْتِعُوْا بِهَا فِي أَسْفَارِكُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تین کاموں سے تمہیں منع کیا تھا لیکن اب اُن کے کرنے کا تمہیں حکم دیتا ہوں، میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا لیکن اب اُن کی زیارت کیا کرو کیونکہ اِس میں موت کی یاد ہے۔ میں نے تمہیں چمڑے کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا، اب ہر برتن میں پی لیا کرو، ہاں نشہ آور چیز نہ پیا کرو اور میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا لیکن اب (بعد میں بھی) کھا لیا کرو اور اپنے سفر میں اس سے فائدہ اُٹھایا کرو۔‘‘

اسے امام ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَهَيْتُكُمْ عَنْ

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في زيارة القبور، ٣/٢١٨، الرقم: ٣٢٣٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٢٨، الرقم: ٧١٩٤۔

زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا، پس اب تم زیارتِ (قبور) کیا کرو یہ تمہیں (آخرت) کی یاد دلاتی ہیں۔'' اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا، فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الآخِرَةَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا اب زیارتِ (قبور) کیا کرو کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔''

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في زيارة القبور، ۱/۵۰۱، الرقم: ۱۵۷۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ۱۸۹، الرقم: ۵۳۷۵، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤/۱۳٦۔

٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَ لَا إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا تُذَكِّرُكُمْ آخِرَتَكُمْ.

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو! بے شک میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو، یہ تمہیں تمہاری آخرت یاد دلائے گی۔‘‘

اِسے امام دارقطنی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ ثُمَّ بَدَا لِي أَنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ، وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ،

٩: أخرجه الدارقطني في السنن، كتاب الأشربة وغيرها، ٤ / ٢٥٩، الرقم: ٦٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٢٩، الرقم: ١١٨٠٩۔

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٣٧، الرقم: ١٥٣٢١، وأبو يعلى في المسند، ٦/٣٧٣، الرقم: ٣٧٠٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٢٩، الرقم: ٧١٩٨، وأيضًا في شعب الإيمان، ٧/١٥، الرقم: ٩٢٨٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٦٥۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ، فَزُوْرُوْهَا، وَلَا تَقُوْلُوا هُجْرًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا پھر مجھے خیال آیا کہ یہ دل کو نرم کرتی ہے، آنکھوں سے آنسو بہاتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ سو (اب) تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو اور بے ہودہ باتیں مت کیا کرو۔''

اِسے امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا، اب تم اُن کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہے۔'' اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١١: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الجنائز، ١/٥٣١، الرقم: ١٣٨٨۔

۱۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَزُوْرَ قَبْرًا، فَلْيَزُرْهُ، فَإِنَّهُ يَرِقُّ الْقَلْبَ، وَيُدْمِعُ الْعَيْنَ، وِيُذَكِّرَ الآخِرَةَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا، اب جو بھی قبر کی زیارت کرنا چاہے اُسے اجازت ہے کہ وہ زیارت کر لے کیونکہ یہ زیارت دل کو نرم کرتی ہے، آنکھوں سے (خشیتِ الٰہی میں) آنسو بہاتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔‘‘

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ. ثُمَّ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا تُذَكِّرُكُمُ الآخِرَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

۱۲: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الجنائز، ۱/۵۳۲، الرقم: ۱۳۹۴۔

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۴۵، الرقم: ۱۲۳۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳/۲۹، الرقم: ۱۱۸۰۶، وأبو يعلى في المسند، ۱/۲۴۰، الرقم: ۲۷۸۔

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے زیارتِ قبور سے منع فرمایا بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی۔''

اِسے امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، وَأَكْلِ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَعَنْ نَبِيْذِ الْأَوْعِيَّةِ، أَلَا فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ، فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الآخِرَةَ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا، میں تمہیں تین دن کے بعد قربانی کے گوشت کو کھانے سے منع کیا کرتا تھا، اور برتن میں نبیذ سے منع کیا کرتا تھا، اب زیارتِ (قبور) کیا کرو کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے اور آخرت کی یاد

١٤: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، كتاب الجنائز، باب في زيارة القبور، ٣/٥٧٣، الرقم: ٦٧١٤، والحاكم في المستدرك، ١/٥٣١، الرقم: ١٣٨٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٢٩، الرقم: ٧١٩٧.

دلاتی ہے۔‘‘ اِسے امام عبد الرزاق اور حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّ فِيْهَا عِبْرَةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس میں نصیحت اور عبرت ہے۔‘‘ اِسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّ لَكُمْ فِيْهَا عِبْرَةً. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’اُم المؤمنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٨، الرقم: ١١٣٤٧، والحاكم في المستدرك، ١/٥٣٠، الرقم: ١٣٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٧٧، الرقم: ٦٩٨٨۔

١٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٢٧٨، الرقم: ٦٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٥٨، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤/١٣٦۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا، پس اب تم زیارت کیا کرو، بے شک اس میں تمہارے لیے نصیحت ہے۔‘‘

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: زُرِ الْقُبُوْرَ تَذَكَّرْ بِهَا الْآخِرَةَ، وَاغْسِلِ الْمَوْتٰى فَإِنَّ مُعَالَجَةَ جَسَدِهٖ مَوْعِظَةٌ بَلِيْغَةٌ، وَصَلِّ عَلَى الْجَنَائِزِ لَعَلَّ ذَالِكَ أَنْ يُحْزِنَكَ فَإِنَّ الْحَزِيْنَ فِي ظِلِّ اللهِ يَتَعَرَّضُ كُلَّ خَيْرٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ: رُوَاتُهٗ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو ذر غفاری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قبروں کی زیارت کیا کرو، اِس سے تمہیں آخرت کی یاد آئے گی، مُردوں کو

١٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الجنائز، ١/٥٣٣، الرقم: ١٣٩٥، وأيضًا، ٤/٣٦٦، الرقم: ٧٩٤١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٥، الرقم: ٩٢٩١، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٩٤، الرقم: ٣٣٤٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٧٥، الرقم: ٥٣٠٩۔

غسل دیا کرو کہ اُن کے جسم کا بوسیدہ پن تمہارے لیے واضح نصیحت ہے۔ نماز جنازہ پڑھا کرو ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں غمگین کر دے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں غمگین ہونا ہر بھلائی کے آنے کا سبب ہے۔‘‘

اِسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: اِس حدیث کے تمام راوی شروع سے آخر تک ثقہ ہیں۔

١٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: زُوْرُوْا إِخْوَانَكُمْ وَسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ، وَصَلُّوْا عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ لَكُمْ فِيْهِمْ عِبْرَةً.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے (فوت شدہ) بھائیوں کی زیارت کیا کرو، اُنہیں سلام کیا کرو اور اُن کے لیے رحمت کی دعا کیا کرو۔ بے شک اس میں تمہارے لیے عبرت ہے۔‘‘ اِسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى

١٨: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٩٤، الرقم: ٣٣٤١۔

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة أحد، ٤/١٤٨٦، الرقم: ٣٨١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب ــــ

قَتْلٰى أُحُدٍ، بَعْدَ ثَمَانِيَ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هٰذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا، وَلٰكِنِّي أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْهَا. قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے شہداءِ اُحد پر (دوبارہ) آٹھ سال بعد اس طرح نماز پڑھی گویا زندوں اور مُردوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں، میں تمہارے اُوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں، مجھے تمہارے متعلق اس بات کا ڈر نہیں کہ تم (میرے بعد) شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیاداری کی محبت

.... الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ۱۷۹۶/۴، الرقم: ۲۲۹۶، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الميت يصلي على قبره بعد حين، ۲۱۶/۳، الرقم ۳۲۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۴/۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۷۹/۱۷، الرقم: ۷۶۸۔

میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا حضور نبی اکرم ﷺ کا آخری دیدار تھا (یعنی اس کے بعد جلد ہی آپ ﷺ کا وصال ہو گیا)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٠. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي، وَاللهِ، لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي، وَاللهِ، مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي، وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد، ١/٤٥١، الرقم: ١٢٧٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا وصفاته، ٤/١٧٩٥، الرقم: ٢٢٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٤٩، الرقم: ١٧٣٨٢، وابن حبان في الصحيح، ٧/٤٧٣، الرقم: ٣١٩٨، وابن عبد البر في التمهيد، ٢/٣٠٢۔

ایک دن باہر تشریف لائے اور غزوۂ اُحد کے شہداء پر نماز جنازہ ادا فرمائی جس طرح (عام) مُردوں پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اپنے حوض (کوثر) کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا: زمین کی کنجیاں) عطا کر دی گئی ہیں، اور خدا کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ، أَوْ شَابًّا، فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا: مَاتَ. قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِي! قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ،

۲۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كنس المسجد، ۱/۱۷۵-۱۷٦، الرقم: ٤٤٦، ٤٤٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ۲/٦٥٩، الرقم: ۹٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ۳/۲۱۱، الرقم: ۳۲۰۳، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ۱/٤۸۹، الرقم: ۱٥۲۷-۱٥۲۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۸۸، الرقم: ۹۰۲٥-

فَقَالَ: دُلُّوْنِي عَلٰى قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا، وَإِنَّ اللهَ عزوجل يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا ایک نوجوان مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا، پھر (کچھ دن) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے موجود نہ پایا، تو اُس کے متعلق دریافت فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ فوت ہوگیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: گویا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی موت کو اتنی اہمیت نہ دی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اُس کی قبر کے بارے میں بتاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کا مقام تدفین بتایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (خود وہاں تشریف لے جا کر) اس کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں ان قبر والوں کے لیے ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت (ان کی تاریک قبور میں) روشنی فرما دے گا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلٰى

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الغيبة، ـــ

قَبْرَيْنِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ، أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ. ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رَطْبٍ، فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا. ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِن دونوں مُردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور اُنہیں کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ جب کہ دوسرا غیبت کیا کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک تر ٹہنی منگوائی اور چیر کر اُس کے دو حصے کر دیئے۔ ایک حصہ ایک قبر پر اور دوسرا حصہ دوسری قبر پر نصب کر دیا۔ پھر فرمایا: جب تک یہ خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.... ٥/٢٢٤٩، الرقم: ٥٧٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، ١/٢٤٠، الرقم: ٢٩٢، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب التنزه عن البول، ١/٣٠، الرقم: ٣١، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب الاستبراء من البول، ١/٦، الرقم: ٢٠۔

٢٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ. ثُمَّ أَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے جن میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ایک پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا جبکہ دوسرا چغلی کرتا تھا۔ پھر

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب ما جاء في غسل البول، ١/٨٨، الرقم: ٢١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، ١/٢٤٠، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب وضع الجريدة على القبر، ٤/١٠٦، الرقم: ٢٠٦٩، وابن حبان في الصحيح، ٧/٣٩٨، الرقم: ٣١٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٥، الرقم: ١٩٨٠۔

آپ ﷺ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اُس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے یہ عمل کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اِن کے باعث اِن کے عذاب میں تخفیف رہے گی جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٤. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: اشْتَكَتِ امْرَأَةٌ بِالْعَوَالِي مِسْكِيْنَةٌ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْأَلُهُمْ عَنْهَا، وَقَالَ: إِنْ مَاتَتْ فَلَا تَدْفِنُوْهَا حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَتُوُفِّيَتْ فَجَاءُوْا بِهَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ، فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ نَامَ، فَكَرِهُوْا أَنْ يُوْقِظُوْهُ، فَصَلُّوْا عَلَيْهَا، وَدَفَنُوْهَا بِبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَاءُوْا، فَسَأَلَهُمْ عَنْهَا، فَقَالُوْا: قَدْ دُفِنَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَقَدْ جِئْنَاكَ فَوَجَدْنَاكَ نَائِمًا، فَكَرِهْنَا أَنْ نُوْقِظَكَ، قَالَ: فَانْطَلِقُوْا،

٢٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الجنازة بالليل، ٤/٦٩، الرقم: ١٩٦٩، وأيضًا في باب الإذن بالجنازة، ٤/٤٠، الرقم: ١٩٠٧، ومالك في الموطأ، كتاب الجنائز، باب التكبير على الجنائز، ١/٢٢٧، الرقم: ٥٣٣، والشافعي في المسند، ١/٣٥٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٧٦، الرقم: ١١٢٢٣۔

فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَشَوْا مَعَهُ، حَتّٰى أَرَوْهُ قَبْرَهَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَصَفُّوْا وَرَاءَهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اطرافِ مدینہ کے گاؤں میں سے ایک عورت بیمار ہوئی جو مفلس اور نادار تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اُس کا حال دریافت فرماتے رہتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ فوت ہو جائے تو میرے نماز جنازہ پڑھائے بغیر اُسے دفن نہ کرنا۔ وہ فوت ہو گئی تو لوگ عشاء کے بعد اُسے مدینہ منورہ لائے تو حضور نبی اکرم ﷺ کو محوِ استراحت پایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو جگانا مناسب نہ سمجھا اور اُس کی نماز جنازہ پڑھ کر اُسے جنت البقیع میں دفن کر دیا۔ صبح جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اُس عورت کا حال دریافت فرمایا۔ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اُسے تو دفن کر دیا گیا ہے۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے لیکن آپ استراحت فرما تھے۔ ہم نے آپ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ (قبرستان) تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ اُنہوں نے اُس غریب عورت کی قبر کی نشاندہی کی۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی۔ آپ ﷺ نے اُس کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، مالک اور شافعی نے روایت کیا ہے۔

٢٥. عَنْ رَبِيْعَةَ يَعْنِي ابْنَ الْهُدَيْرِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَدِيْثًا قَطُّ غَيْرَ حَدِيْثٍ وَاحِدٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُرِيْدُ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ حَتّٰى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلٰى حَرَّةِ وَاقِمٍ فَلَمَّا تَدَلَّيْنَا مِنْهَا وَإِذَا قُبُوْرٌ بِمَحْنِيَّةٍ، قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَقُبُوْرُ إِخْوَانِنَا هٰذِهٖ؟ قَالَ: قُبُوْرُ أَصْحَابِنَا، فَلَمَّا جِئْنَا قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ قَالَ: هٰذِهٖ قُبُوْرُ إِخْوَانِنَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ربیعہ بن ہدیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ سے سوائے ایک حدیث کے اور کوئی حدیث روایت

٢٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب زيارة القبور، ٢/٢١٨، الرقم: ٢٠٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦١، الرقم: ١٣٨٧، والبزار في المسند، ٣/١٦٨-١٦٩، الرقم: ٩٥٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/١٤، الرقم: ٨١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٤٩، الرقم: ١٠٠٧٩، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٠/٢٤٦۔

کرتے نہیں سنا۔ میں عرض گزار ہوا: وہ کونسی حدیث ہے؟ فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قبورِ شہداء کی زیارت کے ارادے سے نکلے یہاں تک کہ ہم واقم نامی ٹیلے پر چڑھ گئے۔ جب ہم اُترے تو ساتھ ہی متعدد قبریں تھیں۔ ہم عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا ہمارے بھائیوں کی قبریں یہی ہیں؟ فرمایا: یہ ہمارے ساتھیوں کی قبریں ہیں۔ جب ہم قبورِ شہداء کے پاس پہنچے تو فرمایا: یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں۔'' اِسے امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ أَنَّ بَشِيْرَ بْنَ الْخَصَاصِيَةِ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَمَرَّ عَلٰى قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ: لَقَدْ سَبَقَ هٰـؤُلَاءِ شَرًّا كَثِيْرًا، ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ: لَقَدْ سَبَقَ هٰـؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ فَرَأَى رَجُـلًا يَمْشِي بَيْنَ الْقُبُورِ فِي نَعْلَيْهِ، فَقَالَ: يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ، أَلْقِهِمَا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت بشیر بن نہیک بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی الله عنه

٢٦: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب كراهية المشي بين القبور في النعال السبتية، ٤/٩٦، الرقم: ٢٠٤٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٥٨، الرقم: ٢١٧٥،

نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا کہ آپ ﷺ مسلمانوں کی قبور کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ بہت بڑی برائی سے بچ گئے۔ پھر آپ ﷺ آگے تشریف لے گئے، اِس کے بعد آپ ﷺ مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ لوگ بہت بڑی بھلائی سے محروم رہے، اس کے بعد آپ ﷺ آگے تشریف لے گئے۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص قبروں میں جوتیاں پہن کر چل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سبتی جوتوں والے! اِن کو اُتار دو۔‘‘ اِسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۷. عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَصَاصِيَةِ، مَا تَنْقِمُ عَلَى اللهِ أَصْبَحْتَ تُمَاشِي رَسُوْلَ اللهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَنْقِمُ عَلَى اللهِ شَيْئًا، كُلُّ خَيْرٍ قَدْ آتَانِيْهِ اللهُ، فَمَرَّ عَلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ: أَدْرَكَ هٰٓـؤُلَاءِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ، ثُمَّ مَرَّ عَلٰى مَقَابِرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ: سَبَقَ هٰٓـؤُلَاءِ

۲۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في خلع النعلين في المقابر، ۱/۴۹۹، الرقم: ۱۵۶۸، والحاكم في المستدرك، كتاب الجنائز، ۱/۵۲۸، الرقم: ۱۳۸۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۸۰، الرقم: ۷۰۰۸۔

خَيْرًا كَثِيْرًا، قَالَ: فَالْتَفَتَ فَرَأَى رَجُـلًا يَمْشِي بَيْنَ الْمَقَابِرِ فِي نَعْلَيْهِ، فَقَالَ: يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ، أَلْقِهِمَا.

وفي رواية الحاكم زاد: فَنَظَرَ، فَلَمَّا عَرَفَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَرَمَى بِهِمَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خصاصیہ! تمہیں اللہ کی جانب سے کیا بات بری معلوم ہوتی ہے حالانکہ تم اُس کے رسول کے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی بات بری معلوم نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھلائی عنایت فرمائی ہے اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ مسلمانوں کی قبروں پر سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِن لوگوں نے بہت خیر حاصل کی، پھر مشرکین کی قبروں پر سے گزرے تو فرمایا: ان لوگوں کے ہاتھوں سے بھلائی نکل گئی۔ پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کو جوتوں سمیت قبرستان میں چلتے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سبتی جوتوں والے جوتے اُتار دو۔‘‘

اور امام حاکم کی روایت میں اِن الفاظ کا اضافہ ہے: ’’اُس شخص نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور جب اُس نے پہچان لیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں تو اُس نے اپنے جوتے اُتار کر پھینک دیئے۔‘‘

اِسے امام ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۸. عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ ﷺ بَشِيْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَمْشِي فِي نَعْلَيْنِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فَقَالَ: يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ، أَلْقِهِمَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت بشیر بن خصاصیہ جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بشارت یافتہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ جوتوں سمیت قبروں کے درمیان چل رہا ہے۔ آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا: اے سبتی جوتوں والے! اِنہیں اُتار دو۔‘‘

اِسے امام احمد، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاِسناد ہے۔

۲۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٨٣، ٢٢٤، الرقم: ٢٠٨٠٣، ٢٢٠٠٣، والحاكم في المستدرك، كتاب الجنائز، ١/٥٢٩، الرقم: ١٣٨١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٦٥، الرقم: ١٢١٤٢، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٣/٢٧٠، الرقم: ١٦٥١۔

وفي رواية: عَنْ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ رضي الله عنه قَالَ: رَأَنِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَنَا مُتَّكِيءٌ عَلٰى قَبْرٍ، فَقَالَ: قُمْ، لَا تُؤْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ أَوْ يُؤْذِيْكَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.(١)

''ایک روایت میں حضرت عمر بن حزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک قبر کے ساتھ ٹیک لگائے دیکھا تو فرمایا: کھڑے ہو جاؤ، صاحبِ قبر کو تکلیف نہ دو، ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں تکلیف پہنچائے۔''

اِسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، في رواية طويلة قَالَتْ: قُلْتُ: كَيْفَ

(١) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٠٣/٤٣، والهندي في كنز العمال، ٣٢١/١٥، الرقم: ٤٢٩٨٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٢٥٥/٣، والعيني في عمدة القاري، ١٨٥/٨، وملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ١٧٦/٤۔

٢٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبر والدعاء لأهلها، ٦٦٩/٢، الرقم: ٩٧٤، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ٩١/٤، الرقم: ٢٠٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٢١/٦، —

أَقُوْلُ لَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ (تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ) قَالَ: قُوْلِي: اَلسَّـلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَـلَاحِقُوْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں زیارتِ قبور کے وقت اہلِ قبور سے کس طرح مخاطب ہوا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے اگلے اور پچھلے لوگوں پر رحم فرمائے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تمہیں ضرور بالضرور ملنے والے ہیں۔'' اِسے امام مسلم اورنسائی نے روایت کیا ہے۔

٣٠. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

------- الرقم: ٢٥٨٩٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٥٧٦، الرقم: ٦٧٢٢۔

٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ٢/٦٦٩، الرقم: ٩٧٤، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ٤/٩٣، الرقم: ٢٠٣٩، وأبو يعلى في المسند، ٨/١٩٩، الرقم: ٤٧٥٨، وابن حبان في الصحيح، ٧/٤٤٤، الرقم: ٣١٧٢۔

(كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ) يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ، فَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ، غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (کی جب میرے یہاں باری ہوتی تو آپ ﷺ) رات کے آخری پہر بقیع کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور (اہلِ قبرستان سے) فرماتے: تم پر سلامتی ہو، اے مومنوں کے گھر والو! جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ تمہارے پاس آ گئی کہ جسے کل ایک مدت بعد پاؤ گے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد (اہلِ مدینہ کے قبرستان) والوں کی مغفرت فرما۔‘‘

اِسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا

٣١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ٢/٦٧١، الرقم: ٩٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٥٣، الرقم: ٢٣٠٣٥، وابن حبان في الصحيح، ٧/٤٤٥، الرقم: ٣١٧٣، والروياني في المسند، ١/٦٧، الرقم: ١٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٧٩، الرقم: ٧٠٠٥.

خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ، وفي رواية أَبِي بَكْرٍ: اَلسَّـلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ، وفي رواية زُهَيْرٍ: اَلسَّـلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ. وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَـلَاحِقُوْنَ. أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں قبرستان کی طرف جاتے تو آپ ﷺ اُنہیں (آدابِ زیارت) سکھلاتے۔ پس اُن میں سے کہنے والا کہتا، ابو بکر بن ابی شیبہ (راوی حدیث) کی روایت میں ہے: گھر والوں پر سلامتی ہو اور حضرت زہیر (راوی حدیث) کی روایت میں ہے: اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی ضرور بالضرور تم سے ملنے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کے طلب گار ہیں۔‘‘

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: اَلسَّـلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ

٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما يقول الرجل إذا دخل المقابر، ٣/٣٦٩، الرقم: ١٠٥٣، والهندي في كنز ـــ

الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے قبرستان سے گزرے تو اہلِ قبور کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اے اہلِ قبور! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔''

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنْ مَالِكٍ الدَّارِ ﷺ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ

.... العمال، ١٥/٢٧٣، الرقم: ٤٢٥٦١، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ١/٥٥٣، الرقم: ١٧٦٥۔

٣٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الفضائل، باب ما ذكر في فضل عمر بن الخطاب ﷺ، ٦/٣٥٦، الرقم: ٣٢٠٠٢، والبيهقي في دلائل النبوة، ٧/٤٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٤٩، والسبكي في شفاء السقام/١٣٠، والهندي في كنز العمال، ٨/٤٣١، الرقم: ٢٣٥٣٥، وابن تيمية في اقتضاء الصراط المستقيم/٣٧٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٥/١٦٧، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٤٨٤۔

عُمَرَ رضي الله عنه، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيْلَ لَهُ: ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مَسْقِيُّوْنَ وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ الْكَيْسُ، عَلَيْكَ الْكَيْسُ، فَأَتَى عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ، فَبَكٰى عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ، لَا آلُوْ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

’’حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے تو ایک صحابی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اَطہر پر حاضر ہوئے اورعرض کیا: یارسول اللہ! آپ (اللہ تعالیٰ سے) اپنی اُمت کے لیے سیرابی مانگیں کیوں کہ وہ (قحط سالی کے باعث) ہلاک ہوگئی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں اس صحابی کے پاس تشریف لائے اورفرمایا: عمر کے پاس جاؤ اسے میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کیے جاؤ گے اورعمر سے (یہ بھی) کہہ دو (دشمن تمہاری جان لینے کے درپے ہیں اُن سے) ہوشیار رہو، ہوشیار رہو۔ پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اورفرمایا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ کسی کام میں عاجز ہوآ جاؤں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے فرمایا: اِس کی اسناد صحیح ہے۔ امام عسقلانی نے بھی فرمایا: امام ابن ابی شیبہ نے اسے اسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: أَقْبَلَ مَرْوَانُ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا تَصْنَعُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُوْ أَيُّوْبَ رضي الله عنه فَقَالَ: نَعَمْ، جِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ (وفي رواية: وَلَا الْخَدَرَ) سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَا تَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَلٰكِنِ ابْكُوْا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ

٣٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٢، الرقم: ٢٣٦٣٢، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٦٠، الرقم: ٨٥٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٥٨، الرقم: ٣٩٩٩، وأيضًا في المعجم الأوسط، ١/٩٤، الرقم: ٢٨٤، وأيضًا، ٩/١٤٤، الرقم: ٩٣٦٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٧/٢٤٩، ٢٥٠، والسبكي في شفاء السقام/١١٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٢٤٥، والهندي في كنز العمال، ٦/٨٨، الرقم: ١٤٩٦٧۔

صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت داود بن ابی صالح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز (خلیفہ وقت) مروان (روضہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری دینے) آیا تو اس نے دیکھا کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور پر اپنا چہرہ جھکائے کھڑا ہے، تو اس نے اس آدمی سے کہا: کیا تو جانتا ہے کہ تو یہ کیا کر رہا ہے؟ جب مروان اس آدمی کی طرف بڑھا تو دیکھا کہ وہ (صحابی رسول) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، اُنہوں نے (جواب میں) فرمایا: ہاں (میں جانتا ہوں کہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا ہوں اور کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: میں کسی تاریک جگہ پر نہیں آیا) میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: دین پر مت رؤو جب اس کا ولی اس کا اہل ہو، ہاں دین پر اس وقت رؤو جب اس کا ولی نا اہل ہو۔''

اِس حدیث کو امام اَحمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٥. عَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهٗ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ

٣٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الجنائز، باب من كان يأتي قبر النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فيسلم، ٣/٢٨، الرقم: ١١٧٩٣، وعبد الرزاق في المصنف، كتاب الجنائز، باب السلام على قبر النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٣/٥٧٦، الرقم: ٦٧٢٤، والجهضمي في فضل —

يَخْرُجَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى ثُمَّ أَتٰى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ وَجْهَهُ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ يَفْعَلُ ذَالِكَ قَبْلَ أَنْ يَّدْخُلَ مَنْزِلَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْجَهْضَمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ.

وفي رواية: عَنْ نَافِعٍ ﷺ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ وَلَا يَمَسُّ الْقَبْرَ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَه.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

وَذَكَرَ الذَّهَبِيُّ: نَافِعٌ هُوَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْمَدَنِيُّ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ رضي الله

-------- الصلاة على النبي ﷺ، ١/٨٤، الرقم: ٩٩-١٠٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٤٥، الرقم: ١٠٠٥١، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/٤٨٧، ٤٩٠، الرقم: ٤١٥٠، ٤١٦١، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/١٥٦، والقاضي عياض في الشفا/٥٨٦، الرقم: ١٤٧٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٥/٩٥-١٠١-

عنهما تَابِعِيٌّ، ثِقَةٌ، ثَبَتٌ، فَقِيْهٌ مَشْهُوْرٌ مَاتَ سَنَةَ ۱۱۷ھ أَوْ بَعْدَ ذَالِكَ.

’’حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کبھی (مدینہ منورہ سے) کہیں باہر جانے کا ارادہ کرتے تو (سب سے پہلے) مسجد نبوی میں جا کر نوافل ادا کرتے پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر حاضر ہوتے اور یوں سلام عرض کرتے: ’’اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ‘‘ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ‘‘ پھر جہاں کہیں تشریف لے جانا ہوتا وہاں جاتے اور جب سفر سے واپس لوٹتے تو بھی اپنے گھر میں داخل ہونے سے قبل روضۂ انور پر اسی طرح سلام عرض کرنے تشریف لے جاتے۔ (اور پھر اس کے بعد اپنے گھر تشریف لے جاتے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، عبد الرزاق، **جھضمی**، بیہقی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کسی سفر سے واپس لوٹتے، تو سب سے پہلے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر حاضر ہوتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے اور بلندی درجات کے لیے دعا کرتے، لیکن (ازراہِ ادب وتعظیم) قبر انور کو مَس نہ کرتے، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کرتے، پھر (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضر ہو کر) یوں سلام عرض کرتے: اے میرے ابا جان! آپ پر سلامتی ہو۔‘‘

اِس حدیث کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

’’امام ذہبی نے فرمایا: حضرت نافع سے مراد حضرت ابوعبد اللہ مدنی رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں اور نہایت جلیل القدر تابعی، ثقہ، ثبت اور مشہور فقیہ ہیں اور اُن کی وفات سن ۱۱۷ھ یا اِس کے بعد ہوئی۔‘‘

وقال العلامة بدر الدين العيني في ’’العُمدة‘‘: وَالأُمَّةُ مُجْمَعَةٌ عَلٰى زِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّنَا ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتٰى قَبْرَهُ الْمُكَرَّمَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ، وَمَعْنَى النَّهْيِ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ إِنَّمَا كَانَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ عِنْدَ قُرْبِهِمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَاتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ فَلَمَّا اسْتَحْكَمَ الْإِسْلَامُ وَقَوِيَّ فِي قُلُوْبِ النَّاسِ وَأُمِنَتْ عِبَادَةُ الْقُبُوْرِ وَالصَّلَاةُ إِلَيْهَا نُسِخَ النَّهْيُ عَنْ زِيَارَتِهَا لِأَنَّهَا تُذَكِّرُ الآخِرَةَ وَتُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا.(۱)

(۱) ذكره العيني في عمدة القاري، ۸/ ۷۰۔

’’علامہ بدر الدین عینی نے اپنی شرح بخاری ’’عمدۃ القاری‘‘ میں فرمایا: اُمت کا حضور نبی اکرم ﷺ اور ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کی قبور کی زیارت پر اِجماع ہے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سفر سے واپس لوٹتے تو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کرتے اور عرض کرتے: ’’یارسول اللہ! آپ پر سلامتی ہو، اے ابو بکر! آپ پر سلامتی ہو، اے میرے والد محترم (عمر فاروق)! آپ پر سلامتی ہو۔‘‘ اور زیارت قبور سے منع کی وجہ آغاز اسلام میں لوگوں کا بتوں کی پوجا کے دور کا قریب ہونا اور قبروں کو سجدہ گاہ بنا لینا تھا، لیکن جب دین اسلام مستحکم ہو گیا اور لوگوں کے دلوں میں ایمان مضبوط ہو گیا اور قبروں کی عبادت اور ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا اندیشہ جاتا رہا تو زیارتِ قبور کی نہی کا حکم منسوخ کر دیا گیا کیونکہ یہ (زیارتِ قبور) آخرت کی یاد دلاتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے۔‘‘

اَلرُّخْصَةُ لِلنِّسَاءِ لِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

﴿خواتین کے لیے زیارت قبور کی اجازت﴾

٣٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي. قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيْلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس زار و قطار رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر۔ اس عورت نے (شدتِ غم اور عدمِ تعارف کی وجہ سے) کہا: آپ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ آپ کو مجھ جیسی مصیبت نہیں پہنچی ہے۔ وہ

٣٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ١/٤٣١، الرقم: ١٢٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٣، الرقم: ١٢٤٨٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٠١، الرقم: ٢٠٠٤٣۔

خاتون آپ ﷺ کو پہچانتی نہ تھی۔ کسی نے اُسے بتایا کہ یہ تو حضور نبی اکرم ﷺ ہیں۔ وہ عورت (اپنی اس بات کی معذرت کرنے کیلئے) آپ ﷺ کے درِ اَقدس پر حاضر ہوئی۔ اس نے خدمت میں حاضری کی اجازت لینے کے لیے وہاں دربان نہیں پایا (تو باہر سے کھڑے ہوکر) عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ اُس کی معذرت طلبی پر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک صبر وہی ہے جو صدمہ کے آغاز میں ہو (کیونکہ مرورِ زمانہ کے ساتھ تو ہر ایک کو صبر آ ہی جاتا ہے)۔''

اِسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۷. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْکَةَ رضي الله عنهما قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَکْرٍ رضي الله عنهما بِحُبْشِيٍّ، قَالَ: فَحُمِلَ إِلٰی مَکَّةَ فَدُفِنَ فِيْهَا. فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَکْرٍ فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كَنَدْمَانَى جَذِيْمَةَ حِقْبَةً

۳۷: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب الجنائز، باب ما جاء في زيارة القبور للنساء، ۳/۳۷۱، الرقم: ۱۰۵۵، والحاکم في المستدرک، ۳/۵۴۱، الرقم: ۶۰۱۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳/۲۹، الرقم: ۱۱۸۱۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۶۰۔

مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا
لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعَا

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ، لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ، وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا مقام حبشی میں انتقال ہوا تو آپ کو مکہ مکرمہ لا کر دفن کیا گیا، جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (اپنے بھائی) حضرت عبد الرحمان بن ابی بکر کی قبر پر تشریف لائیں تو (اشعار میں) فرمایا:

''ہم جذیمہ بادشاہ کے دو مصاحبوں کی طرح عرصہ دراز تک اکٹھے رہے یہاں تک کہ کہا گیا ہرگز جدا نہیں ہوں گے، پس جب جدا ہو گئے تو گویا کہ مدت دراز تک اکٹھا رہنے کے باوجود (ایسا لگتا ہے کہ) میں اور مالک نے ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری''۔

پھر فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں (وقتِ وفات) وہاں ہوتی تو تمہیں وہیں دفن کراتی جہاں تمہارا انتقال ہوا اور اگر (آپ کی وفات کے وقت) میں حاضر ہوتی تو (اب) آپ کی زیارت کو نہ آتی۔''

اِسے امام ترمذی، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَلِيْكَةَ ﷺ أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَقْبَلَتْ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْمَقَابِرِ، فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتِ؟ قَالَتْ: مِنْ قَبْرِ أَخِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، فَقُلْتُ لَهَا: أَلَيْسَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، كَانَ نَهَى ثُمَّ أَمَرَ بِزِيَارَتِهَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.(۱)

''حضرت عبد اللہ بن اَبی ملیکہ ﷺ بیان کرتے ہیں: ایک دن سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قبرستان سے واپس تشریف لا رہی تھیں میں نے اُن سے عرض کیا: اُم المؤمنین! آپ کہاں سے تشریف لا رہی ہیں؟ فرمایا: اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی قبر سے، میں نے عرض کیا: کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے زیارتِ قبور سے منع نہیں فرمایا تھا؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں! پہلے منع فرمایا تھا لیکن بعد میں رخصت دے دی تھی۔'' اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الجنائز، ۱/۵۳۲، الرقم: ۱۳۹۲، والبيهقی في السنن الكبرى، ٤/۱۳۱، الرقم: ۷۲۰۷، والعسقلاني في فتح الباري، ۳/۱٤۹، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤/۱۳۷۔

٣٨. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَزُوْرُ قَبْرَ حَمْزَةَ كُلَّ جُمُعَةٍ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’امام جعفر الصادق اپنے والد گرامی امام محمد الباقر سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدۂ کائنات حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہر جمعہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضری دیتی تھیں۔‘‘

اِسے امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٣٩. عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نَبَاتَةَ قَالَ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَانَتْ تَأْتِي قَبْرَ حَمْزَةَ وَكَانَتْ قَدْ وَضَعَتْ عَلَيْهِ عَلَمًا لَوْ تَعْرِفُهُ، وَذُكِرَ أَنَّ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَ عَلَيْهِمُ النَّقْلُ يَعْنِي حِجَارَةً صِغَارًا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت اصبغ بن نباتہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضری دیتی تھیں۔

٣٨: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٣/٥٧٢، الرقم: ٦٧١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٣١، الرقم: ٧٢٠٨.

٣٩: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، كتاب الجنائز، باب في زيارة القبور، ٣/٥٧٤، الرقم: ٦٧١٧.

آپ نے اُس کی پہچان کے لئے اُس کے اُوپر جھنڈا نصب کیا ہوا تھا۔ یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبور پر بھی چھوٹے پتھروں کی نشانیاں رکھی گئی تھیں۔‘‘

اِسے امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَزُوْرُ قَبْرَ عَمِّهَا حَمْزَةَ كُلَّ جُمُعَةٍ فَتُصَلِّي وَتَبْكِي عِنْدَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا الْحَدِيْثُ رُوَاتُهُ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ. (۱)

’’حضرت علی بن حسین اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدۂ کائنات حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہر جمعہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضری دیتی تھیں آپ وہاں دعا کرتیں اور گریہ و زاری کرتی تھیں۔‘‘

اِسے امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرك، ۱/۵۳۳، الرقم: ۱۳۹٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/۷۸، الرقم: ۷۰۰۰، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ۲/۱۳۷۔

حدیث کے تمام راوی آخر تک ثقہ ہیں۔

٤٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنهما. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔‘‘

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: اس باب میں حضرت ابنِ عباس اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ وہ فرماتے

٤٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في كراهية زيارة القبور النساء، ٣/٣٧١، الرقم: ١٠٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٣٧، الرقم: ٨٤٣٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٥٦٩، الرقم: ٦٧٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٤٢، الرقم: ٣٥٩١۔

ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک یہ حکم اس وقت تھا جب حضور نبی اکرم ﷺ نے زیارتِ قبور کی اجازت نہیں دی تھی۔ جب آپ ﷺ نے اجازت فرما دی تو یہ اجازت مردوں اور عورتوں دونوں کو شامل ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں: عورتوں کو زیارتِ قبور کی ممانعت اس وجہ سے ہے کہ ان میں صبر کم اور رونا دھونا زیادہ ہوتا ہے۔

قَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي شَرْحِهٖ عَلٰى صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ بَعْدَ الذِّكْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: قَالَ الْقُرْطُبِيُّ: هٰذَا اللَّعْنُ إِنَّمَا هُوَ لِلْمُكْثِرَاتِ مِنَ الزِّيَارَةِ لِمَا تَقْتَضِيْهِ الصِّفَةُ مِنَ الْمُبَالَغَةِ، وَلَعَلَّ السَّبَبَ مَا يُفْضِي إِلَيْهِ ذَالِكَ مِنْ تَضْيِيْعِ حَقِّ الزَّوْجِ وَالتَّبَرُّجِ وَمَا يَنْشَأُ مِنْهُنَّ مِنَ الصِّيَاحِ وَنَحْوِ ذَالِكَ، فَقَدْ يُقَالُ: إِذَا أُمِنَ جَمِيْعُ ذَالِكَ فَلَا مَانِعَ مِنَ الْإِذْنِ لِأَنَّ تَذَكُّرَ الْمَوْتِ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ.(١)

’’شارحِ بخاری حافظ ابنِ حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے شرح صحیح بخاری

(١) ذكره ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٣/١٤٩، وعبد الرحمٰن المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤/١٣٦

میں حدیثِ ترمذی کا ذکر کر کے لکھا ہے: امام قرطبی نے کہا: یہ لعنت کثرت سے زیارت کرنے والیوں کے لیے ہے جیسا کہ صفت مبالغہ کا تقاضا ہے (یعنی زَوَّارات مبالغہ کا صیغہ ہے جس میں کثرت سے زیارت کرنے کا معنی پایا جاتا ہے) اور شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ (بار بار) قبروں پر جانے سے شوہر کے حق کا ضیاع، زینت کا اظہار اور بوقتِ زیارت چیخ و پکار اور اس طرح کے دیگر ناپسندیدہ اُمور کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ پس اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ جب ان تمام ناپسندیدہ اُمور سے اجتناب ہو جائے تو پھر رخصت میں کوئی حرج نہیں کیونکہ مرد اور عورتیں دونوں موت کی یاد کی محتاج ہیں۔‘‘

٤١. عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: وَهٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ الْمَرْوِيَّةُ فِي النَّهْيِ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ مَنْسُوْخَةٌ وَالنَّاسِخُ لَهَا حَدِيْثُ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، أَ لَا فَزُوْرُوْهَا فَقَدْ أَذَّنَ اللهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ صلى الله عليه وآله وسلم فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهٖ وَهٰذَا

٤١: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الجنائز، ١/ ٥٣٠، الرقم: ١٣٨٥۔

اَلْحَدِيْثُ مُخَرَّجٌ فِي الْكِتَابَيْنِ الصَّحِيْحَيْنِ لِلشَّيْخَيْنِ رضي الله عنهما.

’’حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (کثرت سے) قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا: زیارتِ قبور کی ممانعت کے بارے میں وارد ہونے والی یہ احادیث منسوخ ہیں اور اِن کی ناسخ وہ حدیث ہے جو حضرت علقمہ بن مرثد نے حضرت سلیمان بن بریدہ سے اور اُنہوں نے اپنے والد سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، سو (اب) تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کا اذن دے دیا ہے۔ یہ حدیث امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں روایت کی ہے۔

مَوْقِفُ أَصْحَابِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ مِنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

﴿زیارتِ قبور پر اَصحابِ مذاہبِ اَربعہ کا موقف﴾

مَوْقِفُ الْأَحْنَافِ مِنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

زیارتِ قبور پر احناف کا موقف

١. قَالَ بَدْرُ الدِّيْنِ الْعَيْنِيُّ: وَكَانَ الشَّارِعُ يَأْتِي قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ فَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ، فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ﷺ، يَفْعَلُوْنَ ذَالِكَ، وَزَارَ الشَّارِعُ قَبْرَ أُمِّهِ، يَوْمَ الْفَتْحِ فِي أَلْفِ مُقَنَّعٍ ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا، وَذَكَرَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَنَسٍ ﷺ، إِجَازَةَ الزِّيَارَةِ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها، تَزُوْرُ قَبْرَ حَمْزَةَ ﷺ كُلَّ جُمُعَةٍ، وَكَانَ عُمَرُ ﷺ يَزُوْرُ قَبْرَ أَبِيْهِ فَيَقِفُ عَلَيْهِ وَيَدْعُوْ لَهُ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها تَزُوْرُ قَبْرَ أَخِيْهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَبْرُهُ بِمَكَّةَ، ذَكَرَهُ

أَجْمَعُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ ابْنُ حَبِيْبٍ: لَا بَأْسَ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، وَالْجُلُوْسِ إِلَيْهَا، وَالسَّلَامِ عَلَيْهَا عِنْدَ الْمُرُوْرِ بِهَا. وَقَدْ فَعَلَ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ نُهِيَ عَنْهُ ثُمَّ أُذِنَ فِيْهِ. فَلَوْ فَعَلَ ذَالِكَ إِنْسَانٌ وَلَمْ يَقُلْ إِلَّا خَيْرًا لَمْ أَرَ بِذَالِكَ بَأْسًا. وَقَالَ فِي التَّوْضِيْحِ أَيْضًا: وَالْأُمَّةُ مُجْمِعَةٌ عَلٰى زِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّنَا ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رضي الله عنهما. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى قَبْرَهُ الْمُكَرَّمَ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ. قَالَ بَدْرُ الدِّيْنِ الْعَيْنِيُّ: وَمَعْنَى النَّهْيِ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ إِنَّمَا كَانَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ عِنْدَ قُرْبِهِمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَان، وَاتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ، فَلَمَّا اسْتَحْكَمَ الْإِسْلَامُ، وَقَوِيَ فِي قُلُوْبِ النَّاسِ، وَأُمِنَتْ عِبَادَةُ الْقُبُوْرِ، وَالصَّلَاةِ إِلَيْهَا، نُسِخَ النَّهْيُ عَنْ زِيَارَتِهَا لِأَنَّهَا تُذَكِّرُ الآخِرَةَ وَتُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا.(١)

”علامہ بدر الدین عینی (شارح صحیح بخاری) زیارتِ قبور کے حوالے سے

(١) ذكره بدر الدين العينى في عمدة القارى، ٨/ ٧٠

بیان کرتے ہیں: شارع اسلام (حضور نبی اکرم ﷺ) ہر سال کے شروع میں شہداء کی قبروں پر تشریف لے جاتے اور فرماتے: تم نے جو صبر کیا اُس کی بدولت تم پر سلامتی ہو، اور آخرت کا ٹھکانہ ہی سب سے بہتر ہے۔ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے فتح مکہ کے وقت اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی اور اِسے ابن ابی الدنیا اور ابن ابی شیبہ نے حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے زیارتِ قبور کے جواز میں بیان کیا ہے۔ (اِسی طرح) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر جمعہ کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کیا کرتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد کی قبر پر حاضری دیتے وہاں تھوڑی دیر قیام فرماتے اور اُن کے لیے دعا کرتے۔ (اِسی طرح) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی حضرت عبد الرحمٰن کی قبر پر حاضر ہوتیں اور اُن کی قبر مکہ میں تھی۔ اِن تمام روایات کو امام عبد الرزاق نے بیان کیا ہے۔ حضرت ابنِ حبیب نے کہا ہے کہ زیارتِ قبور کرنے، ان کے پاس بیٹھنے اور قبروں کے پاس سے گزرتے ہوئے ان پر سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح کیا ہے۔ امام مالک سے زیارتِ قبور کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: بے شک اس عمل سے پہلے منع کیا گیا تھا پھر اس کی اجازت ہو گئی اگر کوئی انسان یہ عمل کرے اور خیر کے سوا کچھ نہ کہے تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

’’علامہ بدر الدین عینی اِس کی توضیح میں یہ بھی کہتے ہیں: تمام اُمت کا حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور، اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کی زیارت کرنے پر اتفاق ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب وہ شہر سے واپس لوٹتے تو سیدھے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور پر حاضر ہوتے اور کہتے یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو، اے ابو بکر! آپ پر سلام ہو، اے ابا جان! (حضرت عمر) آپ پر سلام ہو۔

’’علامہ بدر الدین عینی مزید فرماتے ہیں: زیارت قبور سے منع کرنے کا معنی یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں لوگوں کا بتوں کی عبادت اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کے زمانہ سے قریب ہونے کی وجہ سے یہ ممانعت تھی، لیکن جب اسلام مستحکم ہوا اور لوگوں کے دلوں میں راسخ اور مضبوط ہوگیا اور قبروں کی عبادت اور ان کے لیے نماز کا خوف ختم ہوگیا تو پھر زیارتِ قبور کی ممانعت منسوخ ہوگئی کیونکہ دراصل زیارتِ قبور آخرت کی یاد دلاتی ہے اور دنیا سے بے رغبت کرتی ہے۔‘‘

٢. عَنْ طَاؤُوْسٍ: كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ أَنْ لَا يَتَفَرَّقُوْا عَنِ الْمَيِّتِ سَبْعَةَ أَيَّامٍ، لِأَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ وَيُحَاسَبُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ.[1]

’’حضرت طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ائمہ و اسلاف اس عمل کو پسند کرتے تھے کہ میت کی قبر سے سات دنوں تک جدا نہ ہوا جائے (یعنی کم از کم سات

(١) ذكره بدر الدين العينى في عمدة القارى، ٨/ ٧٠

دنوں تک وہاں فاتحہ و قرآن خوانی کا معمول جاری رکھا جائے) کیونکہ سات دنوں تک میت کی قبر میں آزمائش ہوتی ہے اور ان کا حساب ہوتا ہے۔‘‘

۳. متأخرین میں حضرت شاہ ولی اللہ کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی نے فتاوی عزیزی میں نہ صرف یہ کہ زیارتِ قبور کو جائز قرار دیا ہے بلکہ زیارتِ قبور کے آداب اور اہلِ قبور سے استمداد کا طریقہ کار بھی بتایا ہے۔ اِس حوالے سے ان کی عبارت ملاحظہ کریں:

سوال: ترکیب زیارت قبور؟

جواب: ہر گاہ کہ برائے زیارتِ قبرے از عوام مومنین برود اوّل پشت بقبلہ، رو بسینۂ میت نما ید و سورۂ فاتحہ یکبار و اخلاص سہ بار و در وقت در آمدن بمقبرہ این الفاظ بگوید **السلام عليكم أهل الديار من المؤمنين والمسلمين يغفر الله لنا ولكم وإنا إن شاء الله بكم للاحقون**. واگر قبر بزرگے از اولیاء وصلحا باشد روے بسوی سینہ آن بزرگ کردہ بنشیند وبست و یکبار بچہار ضرب **سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ** گوید و سورہ **اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ** سہ باربخواند و دل را از خطرات خلاص کردہ مقابل سینۂ آن بزرگ آرد، برکات روح دردل این زیارت کنندہ خواھند رسید۔[1]

(۱) شاہ عبدالعزیز، فتاوی عزیزی، ۱: ۱۷٦

سوال: زیارتِ قبور کا طریقہ (کیا ہے)؟

جواب: جو شخص بھی کسی عام مومن کی قبر پر چلا جائے تو قبلہ کی طرف پشت کر کے چہرہ میت کے سینے کی طرف کرے۔ ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھے اور جب قبرستان میں داخل ہو تو یہ الفاظ کہے: **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ يَغْفِرُاللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ** (اے امؤمنین و مسلمین سے تعلق رکھنے والے لوگو! تم پر سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری بخشش و مغفرت فرمائے۔ ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔) اگر وہ قبر اولیاء وصلحاء میں سے کسی بزرگ کی ہو تو اپنا چہرہ اس بزرگ کے سینہ کی طرف کرے اور بیٹھ جائے اور ۲۱ مرتبہ چار ضربوں کے ساتھ ان اسماء مبارکہ کا ورد کرے **سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ** اور سورہ القدر تین بار پڑھے۔ اس بزرگ ہستی کے سامنے اپنے قلب کو وساوس وخطرات سے پاک کرے تو اس زیارت کرنے والے کے دل میں اس بزرگ ہستی کی روحانی برکات پہنچ جائیں گی۔"

اس سے متصل ایک اور سوال ان سے دریافت کیا گیا کہ صاحبِ مزار کا کامل ہونے کا پتہ کس طرح چلے گا اور اگر صاحبِ مزار کامل ہو تو اس سے استمداد کا طریقہ بتائیں، تو انہوں نے وہ بھی بتایا۔ ذیل میں سوال اور اس کا جواب ملاحظہ کریں۔

سوال: برائے دریافت اینکه اهلِ قبر کامل ست یا نه ودر صورتیکه اهلِ قبر کامل باشد ازواستمداد بچه صورت باید کرو؟

جواب: بعضے از أهل قبور مشهو بکمال اند و کمال ایشان متواتر شده طریق استمداد از ایشان آنست که جانب سر قبرِ او سوره بقر انگشت بر قبر نهاده تا مُفْلِحُوْنَ بخواند باز بطرف پائیں قبر بیاید و آمَنَ الرَّسُوْلُ تا اخر سوره بخواند و بزبان گوید اے حضرت من برائے فلان کار در جناب الهی التجا و دعا میکنیم شما نیز بدعا وشفاعت امداد من نمائید باز رو بقبله آرد و مطلوب خود را ز جناب باری خواهد وکسانیکه کمال اینان معلوم نیست ومشهور و متواتر نشده دریا فت کمال آنها بهمان طریق است که بعد از فاتحه و درود وذکر سُبُّوْحٌ دل خود را مقابله سنیه مقبور بدا رد وا گر راحت و تسکین ونورے دریافت کند بداند که این قبر اهل صلاح و کمال ست لاکن استمداد از مشهورین باید کرد۔(۱)

سوال: یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا صاحبِ مزار کامل ہے یا نہیں اور اگر وہ کامل ہو تو اس صورت میں اس سے استمداد کس طرح کرنا چاہیے؟

(۱) شاہ عبدالعزیز، فتاویٰ عزیز، ۱: ۱۷۷

جواب: بعض صاحبانِ مزار کا کامل ہونا مشہور ہوتا ہے او ان کا با کمال ہونا تسلسل کے ساتھ ثابت ہوتا ہے۔ ایسے با کمال صاحب مزار ہستیوں سے استمداد کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کے سرہانے انگلی رکھ کر سورہ بقرہ کی تلاوت آغاز سے مفلحون تک کرے۔ پھر قبر یا پائنتی کی طرف آئے اورسورۂ بقرہ میں سے آمن الرسول سے لے کر آخر تک مکمل پڑھے، اور اپنی زبان سے یوں کہے: اے حضرت میں اپنی فلاں حاجت کے لئے اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں التجا کرتا ہوں آپ بھی بارگاہِ الٰہی میں اپنی دعا اور شفاعت سے میری امداد فرمائیں۔'' پھر اپنا رخ بطرف قبلہ کرے اور اپنا مطلوب خود بارگاہِ الٰہی سے طلب کرے۔ اور وہ صاحبِ مزار جن کے بارے میں کامل ہونا معلوم نہ ہو اور عوام میں ان کا کامل ہونا بھی معروف اورتواتر کے ساتھ نہ ہو تو ایسے لوگوں کا مقام و مرتبہ اس طریقہ کے ساتھ معلوم کیا جاسکتا ہے۔ سورہ فاتحہ اور درود شریف پڑھ کر ''سبوحٌ'' کا ذکر کرے اپنا دل اس صاحب مزار شخص کے سینہ کے سامنے کرے اگر راحت وسکون پائے تو جان لے کہ یہ صاحبِ مزار کامل شخصیّت کا مالک ہے۔ لیکن (پھر بھی) استمداد معروف صاحب کمال بزرگوں سے ہی کیا جائے۔''

مَوْقِفُ الْمَالِكِيَّةِ مِنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

زیارتِ قبور پر مالکیہ کا مؤقف

قَالَ دُرْدِيْرُ: وَجَازَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ بَلْ هِيَ مَنْدُوْبَةٌ بِلَا حَدٍّ

بِيَوْمٍ أَوْ وَقْتٍ أَوْ فِي مِقْدَارِ مَا يُمْكَثُ عِنْدَهَا.(١)

’’علامہ دردیر لکھتے ہیں: زیارتِ قبور جائز بلکہ مندوب ہے اس چیز کا تعین کیے بغیر کہ کب اور کس وقت زیارت کے لیے جایا جائے اور قبروں کے پاس کتنی دیر ٹھہرا جائے۔‘‘

مَوْقِفُ الشَّوَافِعِ مِنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

زیارتِ قبور پر شوافع کا مؤقف

١. قَالَ الشَّرْبِيْنِيُّ: وَيَنْدُبُ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ الَّتِي فِيْهَا الْمُسْلِمُوْنَ، لِلرِّجَالِ بِالْإِجْمَاعِ. وَكَانَتْ زِيَارَتُهَا مَنْهِيًّا عَنْهَا ثُمَّ نُسِخَتْ بِقَوْلِهِ ﷺ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا. يُكْرَهُ زِيَارَتُهَا لِلنِّسَاءِ لِأَنَّهَا مَظِنَّةٌ لِلطَّلَبِ بِبُكَائِهِنَّ وَرَفْعِ أَصْوَاتِهِنَّ نَعَمْ يَنْدُبُ لَهُنَّ زِيَارَةُ قَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَإِنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ الْقُرُبَاتِ وَيَنْبَغِي أَنْ يُلْحَقَ بِذَالِكَ بَقِيَّةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ.(٢)

’’علامہ محمد شربینی خطیب شافعی کہتے ہیں: جس قبرستان میں مسلمان مدفون

(١) ذكره الدردير في الشرح الكبير، ١/٤٢٢

(٢) ذكره الشربيني في الإقناع، ١/٢٠٨

ہوں اس کی زیارت کرنا مردوں کے لئے بالاجماع مستحب ہے۔ پہلے زیارتِ قبور کی ممانعت تھی بعد ازاں یہ ممانعت اس حدیث مبارکہ سے منسوخ ہو گئی جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا اب اس کی زیارت کر لیا کرو‘‘ اور عورتوں کے لیے زیارت مکروہ ہے کیونکہ وہاں ان سے رونا دھونا اور آوازوں کو بلند کرنا متوقع ہوتا ہے البتہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر کی زیارت کرنا ان کے لئے مندوب ہے کیونکہ آپ ﷺ کی قبرِ انور کی زیارت سب سے بڑی قربت ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ اس حکمِ زیارت میں دیگر انبیاء علیہم السلام اور صالحین اور شہداء عظام کی زیارات کو بھی شامل کرلیا جائے۔‘‘

٢. قَالَ النَّوَوِيُّ الشَّافِعِيُّ: يَسْتَحِبُّ لِلرِّجَالِ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ. وَهَلْ يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ؟ وَجْهَانِ: أَحَدُهُمَا، وَبِهِ قَطَعَ الْأَكْثَرُوْنَ، يُكْرَهُ. وَالثَّانِي، وَهُوَ الْأَصَحُّ عِنْدَ الرَّوْيَانِيُّ، لَا يُكْرَهُ إِذَا أُمِنَتْ مِنَ الْفِتْنَةِ.(١)

’’امام نووی شافعی لکھتے ہیں: مردوں کے لئے قبروں کی زیارت مستحب عمل ہے اور کیا عورتوں کے لئے مکروہ ہے؟ اس میں دو مؤقف ہیں، ایک مؤقف جس میں جمہور علماء ہیں کہ عورتوں کیلئے مکروہ ہے اور دوسرا مؤقف جو رویانی کے نزدیک صحیح

(١) ذكره النووي في روضة الطالبين، ٢/١٣٩

ترین ہے وہ یہ کہ جب فتنہ سے تحفظ ہو تو مکروہ نہیں۔‘‘

مَوْقِفُ الْحَنَابَلَةِ مِنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

زیارتِ قبور پر حنابلہ کا مؤقف

١. قَالَ ابْنُ الْقُدَامَةِ الْمَقْدِسِيُّ: وَيُسْتَحَبُّ لِلرِّجَالِ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ.(١)

’’لوگوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا پس اب تم زیارت کیا کروں کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہے۔‘‘

٢. وَقَالَ فِي الْمُغْنِي: لَا نَعْلَمُ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ خِلَافًا فِي إِبَاحَةِ زِيَارَةِ الرَّجُلِ الْقُبُوْرَ. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ: تَرْكُهَا أَفْضَلُ عِنْدَكَ أَوْ زِيَارَتُهَا؟ قَالَ: زِيَارَتُهَا. وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ بِلَفْظٍ: فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ

(١) ذكره ابن قدامة في الكافي في فقه أحمد بن حنبل، ١/٢٧٤

الآخِرَةَ.(۱)

’’کتاب المغنی میں ابن قدامہ لکھتے ہیں: ہم نہیں جانتے کہ اہلِ علم کا مرد کے لیے زیارت قبور میں کوئی اختلاف ہو۔ علی بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے زیارتِ قبور کا مسئلہ پوچھا کہ آپ کے نزدیک زیارت کرنا بہتر ہے یا نہ کرنا؟ انہوں نے فرمایا: قبروں کی زیارت کرنا بہتر ہے اور یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہے۔‘‘ اسے امام مسلم نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فإنها تذكر الآخرة کے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔‘‘

۳. قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: وَقَالَ الْأَكْثَرُوْنَ: زِيَارَةُ قُبُوْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُسْتَحَبَّةٌ لِلدُّعَاءِ لِلْمَوْتٰى، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمْ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ، وَكَمَا ثَبَتَ عَنْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ أَنَّهُ خَرَجَ إِلٰى شُهَدَاءِ أُحُدٍ فَصَلَّى عَلَيْهِمْ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَوْتَى كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، وَثَبَتَ عَنْهُ فِي الصَّحِيْحِ أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ إِذَا زَارُوْا الْقُبُوْرَ أَنْ يَقُوْلُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا

(۱) ذكره ابن قدامة في المغني، ۲/۲۲۳

وَمِنْكُمْ وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ. نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُمْ وَلَا تُفْتِنَا بَعْدَهُمْ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ. وَهٰذَا فِي زِيَارَةِ قُبُوْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ.[1]

''علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں: اکثر علماء کا یہ کہنا ہے کہ مومنین کی قبروں کی زیارت کرنا اور فوت شدگان کے لئے سلامتی کی دعا کرنا مستحب ہے، جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جنت البقیع میں تشریف لے جاتے اور اُن کے لیے دعا فرماتے، اور جیسا کہ صحیحین میں آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ شہدائے اُحد کے مزارات پر تشریف لے گئے، اُن پر اِس طرح نماز ادا فرمائی جیسے میت پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے، اور ایسے کلام فرمایا جیسا آپ زندوں اور مردوں سب کو الوداع کہہ رہے ہوں، اور صحیح حدیث میں آپ ﷺ کے عمل سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ کو تعلیم فرماتے کہ جب وہ قبروں کو دیکھیں تو یوں کہیں: اے مومنوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی ضرور بالضرور تم سے ملنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے گزر جانے والوں اور آنے والوں پر رحم فرمائے، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کے طلب گار ہیں۔ اے اللہ! ہمیں اُن کے اجر سے محروم نہ فرما اور ہمیں اُن کے بعد فتنوں میں مبتلا نہ فرمانا۔ پس تو ہماری اور اُن کی مغفرت فرما۔ یہ سارا عمل مومنین کی قبروں کی زیارت کے بارے میں ہے۔''

---

(۱) ذكره ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ۲۷/ ۳۷۷۔

عَمَلُ الْأَسْلَافِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

﴿زیارتِ قبور میں اَسلاف کا عمل﴾

(۱) حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت

قَالَ السَّخَاوِيُّ (م ۹۰۲ھ) فِي تَرْجُمَةِ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ:

وَجُعِلَ عَلٰی قَبْرِهٖ قُبَّةٌ فَهُوَ يُزَارُ وَيُتَبَرَّكُ بِهٖ.(۱)

امام شمس الدین سخاوی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی میں لکھتے ہیں: ''اُن کی قبر مبارک پر قبہ (گنبد) بنایا گیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی جاتی ہے اور آپ رضی اللہ عنہ سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔''

(۲) امام شافعیؒ کا امامِ اعظمؓ کے مزار پر حاضری کا معمول

خطیب بغدادی (۴۶۳ھ) اور بہت سے ائمہ کی تحقیق کے مطابق امام شافعیؒ جب بغداد میں ہوتے تو حصولِ برکت کی غرض سے امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی

(۱) شمس الدين السخاوي، التحفة اللطيفة في تاريخ المدينة الشريفة، ۱/۳۰۷

قبر مبارک کی زیارت کرتے۔ خطیب بغدادیؒ نقل کرتے ہیں کہ امام شافعی، امام ابو حنیفہ (متوفی ۱۵۰ھ) کے مزار کی برکات کے بارے میں خود اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِنِّي لَأَتَبَرَّكُ بِأَبِي حَنِيْفَةَ، وَأَجِيءُ إِلٰى قَبْرِهٖ فِي كُلِّ يَوْمٍ – يَعْنِي زَائِرًا – فَإِذَا عُرِضَتْ لِي حَاجَةٌ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، وَجِئْتُ إِلٰى قَبْرِهٖ، وَسَأَلْتُ اللهَ تَعَالَى الْحَاجَةَ عِنْدَهٗ، فَمَا تَبْعُدُ عَنِّي حَتّٰى تُقْضٰى. (۱)

''میں امام ابو حنیفہ کی ذات سے برکت حاصل کرتا ہوں اور روزانہ ان کی قبر پر زیارت کے لیے آتا ہوں۔ جب مجھے کوئی ضرورت اور مشکل پیش آتی ہے تو دو رکعت نماز پڑھ کر ان کی قبر پر آتا ہوں اور اس کے پاس (کھڑے ہوکر) حاجت برآری کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ پس میں وہاں سے نہیں ہٹتا یہاں تک کہ (قبر کی برکت کے سبب) میری حاجت پوری ہوچکی ہوتی ہے۔''

---

(۱) ذكره خطيب بغدادي في تاريخ بغداد، ١/١٢٣، وابن حجر الهيتمي في الخيرات الحسان في مناقب الإمام الأعظم/٩٤، وابن عابدين الشامي في رد المحتار على الدر المختار، ١/٤١، وزاهد الكوثري في مقالات الكوثري/ ٣٨١۔

(۳) امام ابنِ حبانؒ کا امام علیؓ رضا کے مزار پر حاضری کا معمول

مشہور محدّث امام ابنِ حبان (م ۳۵۴ھ) حضرت امام علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک کے بارے میں اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قَدْ زُرْتُهُ مِرَارًا كَثِيْرَةً، وَمَا حَلَّتْ بِي شِدَّةٌ فِي وَقْتِ مُقَامِي بِطَوْسٍ، وَزُرْتُ قَبْرَ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا صَلَوَاتُ اللهِ عَلٰى جَدِّهٖ وَعَلَيْهِ، وَدَعَوْتُ اللهَ تَعَالَى إِزَالَتَهَا عَنِّي إِلَّا اسْتُجِيْبَ لِي، وَزَالَتْ عَنِّي تِلْكَ الشِّدَّةُ وَهٰذَا شَيْءٌ جَرَّبْتُهُ مِرَارًا فَوَجَدْتُهُ كَذَالِكَ، أَمَاتَنَا اللهُ عَلٰى مَحَبَّةِ الْمُصْطَفٰى وَأَهْلِ بَيْتِهٖ صلى الله عليه وآله وسلم وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.(۱)

''میں نے اُن کے مزار کی کئی مرتبہ زیارت کی ہے، میرے شہر طوس میں قیام کے دوران جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آئی اور حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر حاضری دے کر، اللہ تعالیٰ سے وہ مشکل دور کرنے کی دعا کی تو وہ دعا ضرور قبول ہوئی، اور مشکل دور ہوگئی۔ یہ ایسی حقیقت ہے جسے میں نے بارہا آزمایا تو اسی طرح پایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت صلی اللہ وسلم علیہ وعلیہم أجمعین کی محبت پر موت نصیب فرمائے۔''

(۱) ذكره ابن حبان في كتاب الثقات، ٨/٤٥٧، الرقم: ١٤٤١١۔

(۴) ابو الفرج ہندبائی کا امام احمدؒ بن حنبل کے مزار پر حاضری کا معمول

امام ابو القاسم ابن ہبۃ اللہ (م ۵۷۱ھ) نے لکھا ہے:

عَنْ أَبِي الْفَرَجِ الْهِنْدَبَائِيِّ يَقُوْلُ: كُنْتُ أَزُوْرُ قَبْرَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَتَرَكْتُهُ مُدَّةً، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ قَائِلًا يَقُوْلُ لِي: لِمَ تَرَكْتَ زِيَارَةَ قَبْرِ إِمَامِ السُّنَّةِ.(۱)

''ابو الفراج ہندبائی نے بیان کیا ہے: میں اکثر امام احمد بن حنبلؒ کی قبر کی زیارت کیا کرتا تھا پس ایک عرصہ تک میں نے زیارت کرنا چھوڑ دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے: تو نے امام السنۃ (امام احمد بن حنبل) کی قبر کی زیارت کو کیوں ترک کیا؟''

اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک مستحسن عمل تھا جب انہوں نے چھوڑ دیا تو انہیں بذریعہ خواب ترغیب دی گئی کہ اس کو ترک نہ کیا جائے۔

(۵) عوام الناس کی سید المحدّثین امام بخاریؒ کے مزار پر حاضری

امام ذہبی (۷۴۸ھ) نے امیر المؤمنین فی الحدیث اور سید المحدّثین امام محمد بن اسماعیل بخاری (۲۵۶ھ) کی قبر مبارک سے تبرک کا ایک واقعہ درج کیا ہے، لکھتے ہیں:

(۱) ذكره ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥/٣٣٣

ابو الفتح نصر بن حسن السکتی سمرقندی نے بیان کیا کہ ایک بار سمرقند میں کچھ سالوں سے بارش نہ ہوئی تو لوگوں کو تشویش لاحق ہوئی پس انہوں نے کئی بار نمازِ استسقاء ادا کی لیکن بارش نہ ہوئی۔ اسی اثناء میں اُن کے پاس ایک صالح شخص جو ''صلاح'' کے نام سے معروف تھا، سمر قند کے قاضی کے پاس گیا اور اس سے کہا: میں آپ سے اپنی ایک رائے کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ قاضی نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا:

أَرَى أَنْ تَخْرُجَ وَيَخْرُجَ النَّاسُ مَعَكَ إِلٰی قَبْرِ الْإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلِ الْبُخَارِيِّ، وَقَبْرُهُ بِخَرْتَنْكَ، وَنَسْتَسْقِي عِنْدَهُ فَعَسَى اللهُ أَنْ يَسْقِيْنَا. قَالَ: فَقَالَ الْقَاضِي: نَعَمْ، مَا رَأَيْتُ. فَخَرَجَ الْقَاضِي وَالنَّاسُ مَعَهُ، وَاسْتَسْقَى الْقَاضِي بِالنَّاسِ، وَبَكَى النَّاسُ عِنْدَ الْقَبْرِ وَتَشَفَّعُوْا بِصَاحِبِهِ. فَأَرْسَلَ اللهُ تَعَالَى السَّمَاءَ بِمَاءٍ عَظِيْمٍ غَزِيْرٍ، أَقَامَ النَّاسُ مِنْ أَجْلِهِ بِخَرْتَنْكَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ أَوْ نَحْوِهَا لَا يَسْتَطِيْعُ أَحَدٌ اَلْوُصُوْلُ إِلٰى سَمَرْقَنْدَ مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ وَغَزَارَتِهِ، وَبَيْنَ خَرْتَنْكَ وَسَمَرْقَنْدَ نَحْوُ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ. (۱)

''میری رائے ہے کہ آپ کو اور آپ کے ساتھ تمام لوگوں کو امام محمد بن

(۱) ذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٢/٤٦٩۔

اسماعیل بخاری کی قبر مبارک پر حاضری دینی چاہیے، ان کی قبر خرتنک میں واقع ہے، ہمیں قبر کے پاس جا کر بارش طلب کرنی چاہیے عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بارش سے سیراب کردے۔ قاضی نے کہا: آپ کی رائے بہت اچھی ہے۔ پس قاضی اور اس کے ساتھ تمام لوگ وہاں جانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے سو قاضی نے لوگوں کو ساتھ مل کر بارش طلب کی اور لوگ قبر کے پاس رونے لگے اور اللہ کے حضور صاحبِ قبر کی سفارش کرنے لگے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسی وقت (اپنے صالح بندہ کی برکت کے سبب) کثیر وافر پانی کے ساتھ بادلوں کو بھیج دیا، تمام لوگ تقریباً سات دن تک خرتنک میں رکے رہے، اُن میں سے کسی ایک میں بھی کثیر بارش کی وجہ سے سمرقند پہنچنے کی ہمت نہ تھی حالانکہ خرتنک اور سمرقند کے درمیان تین میل کا فاصلہ تھا۔‘‘

(۶) مزارِ صالحین کی زیارت کے لیے بذریعہ خواب حضور ﷺ کی ترغیب

امام ابنِ عساکر نے زیارتِ صالحین کی ترغیب پر ایک ایمان افروز واقعہ ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ وَالِدِي أَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنِ هِبَةِ اللهِ يَحْكِي أَنَّهُ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ لِزِيَارَةِ قَبْرِ بِلَالٍ رضي الله عنه فَوَجَدَ امْرَأَةٍ أَعْجَمِيَّةٍ وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِهِ، فَقَالَ الْبَعْضُ: مَنْ يُحْسِنُ بِالْفَارِسِيَّةِ، سَلْهَا عَنْ سَبَبِ بُكَائِهَا، فَقَالَتْ: قَبْرُ مَنْ هَذَا الَّذِي إِلَى جَنْبِ قَبْرِ بِلَالٍ؟ فَقُلْتُ: هَذَا

قَبْرُ أَبِي بَكْرٍ الشَّهْرَزُوْرِيِّ، وَهَذَا قَبْرُ أَبِيْهِ أَبِي إِسْحَاقَ، أَحَدُهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالآخِرُ خَلْفَهُ، فَقَالَتْ: كَيْفَ قَدْ زُرْتُ قَبْرَ بِلَالٍ مَرَّةً ثُمَّ خَرَجْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَجَاوَرْتُ بِهَا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّوْمِ، وَهُوَ يَقُوْلُ لِي: زُرْتِ قَبْرَ بِلَالٍ وَمَا زُرْتِ جَارَهُ؟ فَرَجَعْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ لِزِيَارَتِهِ أَوْ كَمَا قَالَ.(۱)

''میرے والد گرامی ابو محمد الحسن بن ہبۃ اللہ نے مجھے اپنا واقعہ بیان کیا کہ وہ ایک دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قبرِ مبارک کی زیارت کے لیے گئے تو وہاں انہوں نے قبر کے پاس ایک عجمی عورت کو روتے ہوئے پایا۔ وہاں موجود بعض لوگوں نے کہا کہ جو اچھی طرح فارسی جانتا ہو وہ اس خاتون سے پوچھے کہ اس کے رونے کا سبب کیا ہے؟ جب اس سے پوچھا گیا تو اس عورت نے دریافت کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قبر کے پہلو میں یہ دوسری قبر کس کی ہے؟ میں نے کہا: یہ قبر ابوبکر شہرزوری کی ہے اور دوسری ان کے والد ابو اسحاق کی ہے۔ ایک بالکل سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ہے اور دوسری اس کے پیچھے۔ اس عورت نے کہا: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کی، پھر میں زیارتِ رسول ﷺ کے لئے چلی گئی اور (جب) قبرِ انور کے پاس گئی تو میں نے خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی،

(۱) ذكره ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥٤/٢٢٦۔

آپ ﷺ فرما رہے تھے: تُو نے بلال رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت تو کی مگر اس کے قریب موجود دوسری قبر کی زیارت نہ کی؟ لہٰذا اب میں (رسول اللہ ﷺ کے شکوے کا ازالہ کرنے کے لئے) مدینہ منورہ سے اس قبر کی زیارت کے لئے آئی ہوں۔‘‘

(۷) حضرت علیؒ بن محمد بن بشار کے مزار پر حاضری

علامہ محمد بن ابو یعلیٰ حنبلی (متوفی ۵۲۱ھ) ’’طبقات الحنابلة (۲: ۶۳)‘‘ میں صوفی زاہد علی بن محمد بن بشار کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ جب اُن کا وصال ہو گیا تو

دُفِنَ بِالْعَقَبَةِ قَرِيْبًا مِنَ النَّجْمَى، وَقَبْرُهُ الآنَ ظَاهِرٌ يَتَبَرَّكُ النَّاسُ بِزِيَارَتِهٖ.

’’انہیں نجمی کے قریب گھاٹی میں دفن کیا گیا، اب اُن کی قبر مشہور و معروف ہے، لوگ اس کی زیارت سے برکت حاصل کرتے ہیں۔‘‘

(۸) امام ابو الفضل کوملابادی ہمدانی کی زیارت کے لیے اکابر کی حاضری

قَالَ الْقَزْوِيْنِيُّ فِي تَرْجَمَةِ صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ: أَبُو الْفَضْلِ الْكُوْمَلَابَادِيُّ الْهَمْدَانِيُّ، وَالدُّعَاءُ عِنْدَ قَبْرِهٖ مُسْتَجَابٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ طَاهِرٍ الْعَابِدَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ بَعْضَ

الْمَشَائِخِ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَقِفُ عَلٰى قَبْرِ صَالِحِ الْكَوْمَلَابَادِيِّ فَيَقُوْلُ: سَبْعَ مَرَّاتٍ، يَا كَافِي الْمُهِمَّاتِ، وَيَا بَدِيْعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، أَكْفِنَا مَا يُهِمُّنَا ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا بَدَا لَهٗ إِلَّا اسْتُجِيْبَ لَهٗ قَالَ شَيْرَوَيْهِ: جَرَّبْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ ذَالِكَ. (۱)

’’امام قزوینی حضرت صالح بن احمد بن محمد بن صالح ابو فضل الکوملابادی ہمدانی کے حالاتِ زندگی میں بیان کرتے ہیں: اُن کی قبر پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ میں محمد بن طاہر عابد سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض مشائخ سے سنا: وہ فرماتے ہیں کہ شخص حضرت صالح الکوملابادی کے مزار پر حاضر ہو اور سات بار یہ الفاظ کہے: ’’**يا كافي المهمات ويا بديع السماوات والأرض أكفنا ما يهمنا**‘‘ (اے مشکلات حل کرنے والے! اے زمین و آسمان کو وجود میں لانے والے! جس چیز کا ہم نے ارادہ کیا ہے اُس کے لیے ہماری کفایت فرما) اور پھر وہ دعا مانگے جس کا اُس نے ارادہ کیا ہے تو وہ دعا ضرور قبول ہو گی۔ شیرویہ کہتے ہیں کہ میں نے اِس کا تجربہ کیا ہے اور میں نے اِسے سچ پایا۔‘‘

(١) ذكره القزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٣/ ٩٠-٩١۔

مصادر التّخریج

١. القرآن الحکیم۔

٢. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٣. ابن اسحاق، اسماعیل القاضی المالکی (١٩٩-٢٨٢ھ)۔ فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٧ھ۔

٤. ابو الحسن اشعری، علی بن اسماعیل بن اسحاق (٢٦٠-٣٢٤ھ/ ٨١٧-٨٨٩ء)۔ الابانة عن أصول الدیانة۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٤ھ/ ٢٠٠٣ء۔

٥. ابن أبي العز، الحنفی، الدمشقی۔ شرح العقیدة الطحاویة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩١ھ۔

٦. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٧. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/

٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الصحيح**۔ بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٨. بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠-٢٩٢ھ/ ٨٢٥-٩٠٥ء)۔ **المسند**۔ بيروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٩. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **دلائل النبوة**۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١٠. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **السنن الكبرى**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

١١. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **شعب الإيمان**۔ بيروت، لبنان: دار الکتب العلميه، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

١٠. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٧٩ھ/ ٨٢٥-٨٩٢ء) ۔ **السنن**۔ بيروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١٢. تفتازانی، سعد الدین (٧٩١ھ)۔ **شرح لشرح العقائد المسمی**

بالنبراس مع التعليقات القسطاس۔ لاہور، ملک دین محمد اینڈ سنز۔

١٣. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١–٧٢٨ھ/ ١٢٦٣–١٣٢٨ء)۔ اِقتضاء الصراط المستقیم۔ لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیۃ، ١٩٧٨ء۔

١٤. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١–٧٢٨ھ/ ١٢٦٣–١٣٢٨ء)۔ مجموع فتاویٰ۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

١٥. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد (٥١٠–٥٩٧ھ)۔ صفۃ الصفوۃ۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٩٩ھ/ ١٩٨٩ء۔

١٦. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١–٤٠٥ھ/ ٩٣٣–١٠١٤ء)۔ المستدرک علی الصحیحین ۔ مکہ، سعودی عرب: دارالباز للنشر و التوزیع۔

١٧. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (٢٧٠– ٣٥٤ھ/ ٨٨٤– ٩٦٥ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٥ھ۔

١٨. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠–٣٥٤ھ/ ٨٨٤–٩٦٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

١٩. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣–

٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٢١. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **تلخيص الحبير فی أحاديث الرافعی الكبير**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ١٣٨٤ھ/١٩٦٤ء۔

٢٢. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٧٩ھ۔

٢٣. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **المطالب العاليه**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٧ھ/١٩٧٨ء۔

٢٤. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (٩٧٥ھ)۔ **كنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٢٥. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (٣٦٠ھ)۔ **نوادر الأصول في أحاديث الرّسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٩٢ء۔

٢٦. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣-٣١١ھ/٨٣٨-٩٢٤ء)۔

الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۲۷. خطیب تبریزی، ولی الدین ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ۷۴۱ھ)۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء۔

۲۸. خوارزمی، ابو المؤید محمد بن محمود (۵۹۳-۶۶۵ھ)۔ جامع المسانید۔ بیروت، لبنان۔

۲۹. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ/۹۱۸-۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۳۰. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ/۷۹۷-۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۳۱. ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۳۲. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۳۳. ذہبی، ابوعبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/ ۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ سیر أعلام النبلاء بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ

۱۴۱۳ھ۔

۳۴. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج، عبد الرحمان بغدادی (۷۳۶-۷۹۵ھ)۔ **أهوال القبور و أحوال أهلها إلى النشور**۔ اُردن: بیت الافکار الدولیہ۔

۳۵. رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون رازی طبری (م ۳۰۷ھ)۔ **مسند الصحابة المعروف بـ: مسند الرویانی**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۳۶. زاہد الکوثری، محمد (۱۲۹۶-۱۳۷۱ھ)۔ **تأنیب الخطیب علی ما ساقه في ترجمة أبي حنیفة من الأکاذیب (المعروف بـ مقالاتِ کوثري)**۔ ملتان، پاکستان: مکتبۂ امدادیہ۔

۳۷. سخاوی، شمس الدین (م ۹۰۲ھ)۔ **التحفة اللطیفة في تاریخ المدینة الشریفة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۳۸. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸-۲۳۰ھ/۷۸۴-۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۹. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التّفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۳ء۔

۴۰. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن

عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الديباج على صحيح مسلم**۔ السعودية: دار ابن عفان، ١٤١٦ھ/١٩٩٦ء۔

٤١. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **شرح على سنن النسائي**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الإسلامیة، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

٤٢. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس قرشی (١٥٠-٢٠٤ھ/٧٦٧-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٣. شربینی، محمد الخطیب۔ **الإقناع**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٥ھ۔

٤٤. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/٧٧٦-٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٤٥. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔

٤٦. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الكبير**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

٤٧. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الكبير**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٤٨. طحاوی، ابو جعفر(م٣٣٩ھ)۔ **متن العقيدة الطحاوية**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٤٩. ابن عابدین شامی، محمد بن محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین دمشقی (١٢٤٤-١٣٠٦ھ)۔ **رد المحتار على الدر المختار على تنوير الأبصار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٨٦ھ۔

٥٠. ابن ابی عاصم، ابوبکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/ ٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

٥١. ابن عبد البر، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد النمیری (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دارالجیل، ١٤١٢ھ۔

٥٢. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **التمهيد**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ١٣٨٧ھ۔

٥٣. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی۔ **فتاوٰی**۔ دہلی، بھارت: مطبع مجتبائی، ١٣٤١ھ۔

٥٤. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (٤٩٩-٥٧١ھ/١١٠٥-١١٧٦ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر المعروف بہ: تاریخ ابن عساکر** ۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٥ء۔

٥٥. ابوعوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/ ٨٤٥-٩٢٨ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٥٦. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥ھ/١٣٦١-١٤٥١ء)۔ **عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٥٧. غزالی، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد (٥٠٥ھ)۔ **إحیاء علوم الدین**۔ مصر: مطبعہ عثمانیہ، ١٣٥٢ھ/١٩٣٣ء۔

٥٨. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض (٤٧٦-٥٤٤ھ/ ١٠٨٣-١١٤٩ء)۔ **الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

٥٩. ابن قدامہ، ابو محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ المقدسی (٥٤١-٦٢٠ھ)۔ **الکافي في فقه ابن حنبل**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی۔

٦٠. ابن قدامہ، ابو محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ المقدسی (٥٤١-٦٢٠ھ)۔ **المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني** بیروت، لبنان:

دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

٦١. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین في أخبار قزوین۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

٦٢. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر (٧٠١-٧٧٤ھ/ ١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ **البدایة و النهایة۔** بیروت، لبنان: مکتبہ المعارف۔

٦٣. لالکائی، ابو القاسم ھبۃ اللہ بن الحسن بن منصور (٤١٨ھ)۔ **إعتقاد أهل السنة۔** ریاض، سعودی عرب، دارطیبہ، ١٤٠٢ھ۔

٦٤. ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩-٢٧٣ھ/ ٨٢٤-٨٨٧ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٦٥. مالک، ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (٩٣-١٧٩ھ/ ٧١٢-٧٩٥ء)۔ **الموطأ۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/١٩٨٥ء۔

٦٦. مبارک پوری، ابو العلاء محمد عبد الرحمٰن (١٢٨٣-١٣٥٣ھ)۔ **تحفة الأحوذی في شرح جامع الترمذي۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦٧. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسا بوری (٢٠٦-٢٦١ھ/ ٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٦٨. مقدسی، ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی (٥٤١-٦٠٠ھ)۔

الأحاديث المختارة۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضة الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٦٩. ملا علی قاری، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م۱۰۱۴ھ/۱۶۰۶ء)۔ مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح۔ بمبئی، بھارت، اصح المطابع۔

٧٠. ابن ملقن، عمر بن علی الانصاری (۷۲۳-۸۰۴ھ)۔ خلاصة البدر المنير فی تخريج كتاب الشرح الكبير للرافعي۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ۱۴۱۰ھ۔

٧١. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ الترغيب والترهيب من الحديث الشريف۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٧٢. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

٧٣. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

٧٤. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اَصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

٧٥. نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **روضة الطالبين**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ۔

٧٦. ابن حجر ہیتمی، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی مکی (٩٠٩-٩٧٣ھ/١٥٠٣-١٥٦٦ء)۔ **الخيرات الحسان في مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٧٧. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٧٨. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧٩. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

٨٠. ابو یوسف، یعقوب بن اِبراہیم الانصاری (١٨٢ھ)۔ **كتاب الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٣٥٥ھ۔